ملا لیکن مجاہدین کی بڑھتی ہوئی قوت نے ضیاء الحق کو اپنے عزائم کے سامنے جھکا لیا اور ضیاء الحق نے جہادِ افغانستان کو اپنا روگ بنالیا اور وہ امریکی مفادات سے کہیں زیادہ مجاہدین کے مفادات کا تحفظ کرنے لگے درمیان میں جونیجو حکومت کی مختصر زندگی جنیوا مذاکرات میں امریکی مفادات کے تحکم کے سامنے گھٹنے ٹیک گئی جو ضیاء صاحب کی رضا مندی کے بغیر ممکن نہ تھا ــــ اسی دور میں پراپیگنڈے کی طاقت سے یہ بات عام کی گئی کہ افغانستان میں بنیاد پرست حکومت (دینی حکومت) کا قیام ناممکن ہے وسیع البنیاد حکومت قائم ہونی چاہیئے، ظاہر ہے افغان مجاہدین وسیع البنیاد حکومت کے لئے تو جان و مال اور آبرو کی بازی نہیں لگا رہے ہیں۔ انہوں نے اس نظریہ کو سٹنگر میزائل سے ریزہ ریزہ کر دیا ادھر یہ سازش ناکام ہوئی ادھر ضیاء الحق اور وہ ساری ٹیم جو جہادِ افغانستان میں اہم رول ادا کر رہی تھی ایک کامیاب سازش کا شکار ہو گئی مطلع صاف ہوا تو پی پی پی کی حکومت قائم ہوئی بیگم زرداری صاحبہ مرزا اسلم بیگ صاحب کی اشیرواد پر امریکہ یاترا کو تشریف لے گئیں وزیرِ اعظم پاکستان کو امریکہ سے کیا ملا اور کیا نہیں ملا۔ پراپیگنڈہ تو بتلاتا ہے کہ آدھی دنیا مل گئی لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آدھی دنیا ملنے کی قیمت کیا ادا کی ہے حکومت کے موجودہ بیانات اور صحافیوں سے گفت گو ـ کی روشنی میں اتنی بات سمجھ میں آئی کہ ضیاء کا پاکستان واچ مین کی ڈیوٹی سے تجاوز کر گیا تھا مگر بے نظیر کا پاکستان صرف اور صرف واچ مین ہے۔

اسی وجہ سے موجودہ حکومت کی پوری مشینری اس محاذ پہ کام کر رہی کہ:

۱۔ افغانستان سے چونکہ روسی فوجیں نکل گئی ہیں لہٰذا افغانستان کا سیاسی حل ہونا چاہیئے

۲۔ افغان مہاجرین کیلئے افغانستان میں الگ خطۂ زمین مہیا کیا جائے۔

۳۔ نجیب حکومت برطرف ہو جائے مجاہدین ہتیار ڈال دیں اور ایک تیسرا طبقہ افغانستان کے مستقبل کا فیصلہ کرے

۴۔ شاہ ظاہر شاہ کی قیادت و سیادت میں افغانستان مسئلہ حل کیا جائے۔

اس قسم کی بولیاں سرکاری حلقوں کی طرف سے برملا پریس میں آ رہی ہیں مجاہدین نے ان بولیوں کے جواب میں پوری قوت سے پھر ایک ہی نعرۂ انا الحق بلند کیا کہ:

"ہم کسی تجویز اور کسی منصوبہ کو قبول نہیں کرتے
جب تک کابل حکومت ہمارے حوالے نہیں کی جاتی"۔